

4426- عیسائی سرجن عیسائیت ترک کرنے کے بعد سوال کرتا ہے کہ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو دورانِ اپریشن نماز کیسے ادا کرے؟

سوال

میں فی الحال غیر مسلم ہوں لیکن دین اسلام کے متعلق ریسرچ کر رہا ہوں میرا سوال ہے کہ نماز پہچانہ کی ادائیگی اور شخص کی زندگی پر اس کا اثر کیا ہے، مجھے علم ہے کہ نماز ادا کرنے کے لیے چند منٹ درکار ہوتے ہیں جو کہ ہر شخص پر وقت مقررہ کے اندر ادا کرنی فرض ہے۔
میں بطور سرجن کام کرتا ہوں جب کوئی شخص سرجن ہو تو اسے اپنے کام میں مکمل دھیان رکھنا پڑتا ہے کیونکہ اس کے سامنے دوسروں کی زندگی کا مسئلہ ہوتا ہے، اور بعض اوقات تو اپریشن کے لیے دو نمازوں سے بھی زیادہ وقت درکار ہوتا ہے، چنانچہ اس حالت میں کیا کرنا چاہیے؟
مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے مطلوبہ اوامر اور ملازمت ڈیوٹی یہ دونوں متضیق نہیں بلکہ اس میں تعارض ہے، میں نہیں جانتا کہ مخلص قسم کے مسلمان اور علماء دین اس سوچ اور فکر کے متعلق کیا کہتے ہیں، اور اسلامی زندگی اور عملی زندگی کے درمیان موافقت کیسے ممکن ہے؟

پسندیدہ جواب

جواب دینے سے قبل ایک بات کننا ضروری محسوس کرتے ہیں، ہم سائل کی قدر کرتے ہیں کہ آپ دین اسلام کے متعلق ریسرچ کر رہے ہیں، اور حق جاننے کا اہتمام بھی کرتے ہیں، اور اس پر بھی آپ کی قدر کرتے ہیں کہ آپ نے صحیح دین کی تلاش کے لیے باطل دین نصرانیت کو ترک کیا ہے، یہ موقف بہت ہی اچھا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اندھی تقلید اور خاندانی عادات سے عاری ہیں، اور جن عادات و رسم رواج پر آپ کی پرورش ہوئی اس سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ باطل کی تقلید کرنے والوں کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی پیروی اور اتباع کرو، تو وہ جواب دیتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کرینگے جس پر ہمارے باپ دادا تھے، چاہے ان کے اباء واجداد کچھ بھی عقل نہ رکھتے ہوں اور نہ وہ ہدایت پر ہوں﴾ البقرة (170)۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نصاریٰ میں سے ان لوگوں کی تعریف و توصیف کی جنہوں نے دین اسلام کو پہچانا اور جو جی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر کی اسے سنا تو حق کی پیروی کرتے ہوئے اس کے مطیع ہو گئے چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور جب وہ چیز سننے میں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ انہوں نے جو حق پہچانا ہے اس کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں، وہ کہنے لگتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہمیں تصدیق کرنے والوں کے ساتھ لکھ دے، اور ہم اللہ تعالیٰ اور ہمارے پاس جو حق آیا ہے اس پر ایمان کیوں نہ لائیں، ہم چاہتے اور خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صالح اور نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل کر دے﴾ المائدہ (83-84)۔

ہمارے لیے اس بنا پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے کہ آپ نماز کی اہمیت اور بروقت نماز ادا کرنے کے وجوب کو سمجھتے ہیں، ہم ایک حقیقت جو دین اسلام میں بہت اہمیت رکھتی ہے ضرور پیش کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ وہ ذات جس نے دین اسلام نازل کیا اور اسلام کے احکام اور قوانین مشروع کیے اور اپنے بندوں کے لیے اس پر راضی ہوا وہ اللہ عز و جل کی ذات ہے جس زمین و آسمان میں کوئی بھی چیز پوشیدہ اور مخفی نہیں، وہ علام الغیوب ہے، جو ہر چہ اسے بھی جانتا ہے، اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کا بھی علم رکھتا ہے، اور آسمان و زمین پیدا

کرنے سے قبل ہی اس کے علم میں تھا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ طب کے شعبہ میں ترقی ہوگی، اور ڈاکٹر بہت بڑے بڑے آپریشن کریں گے، مثلاً دل کی آپریشن، اور اعضاء کی پیوند کاری مثلاً جگر اور گردے وغیرہ، اور سرطان کا آپریشن، اور اسی طرح ایکسیڈنٹ میں زخمی افراد کے آپریشن وغیرہ۔

اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایسی شریعت نازل فرمائی جو ہر وقت اور دور اور ہر جگہ اور ملک کے مطابق ہو، علمی ترقی اور دوسرے کام کاج کے مخالفت نہیں، تفصیلی جواب دینے سے قبل ہم ذیل میں آپ کو پیش آنے والے اشکالات پر کچھ ملاحظات درج کرتے ہیں:

اس طرح کے آپریشن میں عام طور پر دو مین سرجنوں کے ساتھ دو معاون سرجن ہوتے ہیں تاکہ ضرورت پیش آنے پر باری باری کام ہو سکے۔

بعض آپریشنوں میں مختلف اسپیشلسٹ ڈاکٹر شریک ہوتے ہیں جو اپنے تخصص کے مطابق کام سرانجام دیتے ہیں، ہمیشہ یہ نہیں ہوتا کہ لمبے اور بڑے آپریشن میں ایک ہی ڈاکٹر شروع سے لیکر آخر تک کام کرے، چنانچہ ایک ڈاکٹر چیر پھاڑ کرتا ہے، اور دوسرا دل کا ڈاکٹر ہے، اور تیسرا خون کی شریانوں کا اسپیشلسٹ، پھر آخر میں زخم سینے کے لیے پہلا ڈاکٹر آتا ہے، اور بعض آپریشنوں میں کسی اسپیشلسٹ ڈاکٹر کا سارے آپریشن کا نصف وقت بھی نہیں گزرتا۔

جن آپریشنوں میں بہت زیادہ وقت مثلاً دس گھنٹے یا اس سے بھی زیادہ یہ آپریشن نادر یا پھر بہت ہی کم تعداد میں ہوتے ہیں، زیادہ نہیں۔

آپریشن کرنے والے ڈاکٹر کی نماز کے متعلق تفصیلی جواب درج ذیل ہے:

1- اصل تو یہی ہے کہ ہر نماز اس کے وقت میں ہی ادا کی جائے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَقِئْنَا نَمَازَ مَوْمِنُونَ بِرِوَقْتٍ مَّقْرَرَةٍ فِي أَدَاكَ نَافِرَضِ كِي غَنَىٰ عَنْهُ﴾۔

2- اگر آپریشن لمبا ہو تو ڈاکٹر کو کوشش کرنی چاہیے کہ آپریشن پہلی نماز کے اول وقت میں نماز کے بعد شروع کرے تاکہ دوسری نماز کا وقت ختم ہونے سے قبل تک مکمل ہو تاکہ ہر نماز اس کے وقت میں ادا کر جاسکے۔

3- جس قدر ہو سکے آپریشن کی جدول اور ٹیبل اس طرح بنایا جائے کہ دو نمازوں کا وقت اکٹھا نہ آئے، مثلاً لمبا آپریشن صبح جلدی شروع کر لیا جائے اور عصر کی نماز تک جاری رہے اس طرح کہ ظہر کی نماز اس کے وقت میں ادا کرے، اس طرح اس کے پاس مسلسل کام کے لیے چھ گھنٹے ہوں گے، مثلاً اگر وہ صبح آٹھ بجے آپریشن شروع کرے اور ظہر کے بعد دو بجے ختم ہوا اگر چاہے تو اس کے پاس مسلسل کام کرنے کے لیے چھ گھنٹے ہوں گے۔

4- اگر دروان آپریشن بروقت نماز کے لیے جانا ممکن ہو تو اس کی غیر حاضری میں پینل کا کوئی دوسرا ڈاکٹر کام مکمل کر لے اور پھر وہ آپس میں باری کا تبادلہ کر لیں، تو انہیں ایسا کرنا چاہیے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ دوران آپریشن اگر کسی ڈاکٹر کو قضا کی حاجت کی ضرورت پیش آجائے تو کیا کرے گا؟

آپریشن کی ترتیبات اس کا خیال رکھنے کا اشارہ کرتی ہیں، بلکہ ہمیں پتہ چلا ہے کہ لمبے آپریشن کے دوران تو بعض ڈاکٹر کچھ آرام بھی کرتے ہیں یا پھر آپریشن کے وقت کچھ کھاتے ہیں، اور اس کی جگہ کوئی اور ڈاکٹر کام کرتا ہے، چنانچہ نماز کا خیال اور اہتمام تو بدرجہ اولیٰ ہونا چاہیے۔

5- اگر مندرجہ بالا کام ممکن نہ ہوں تو ضرورت کے پیش نظر دو نمازیں جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں، مثلاً ظہر اور عصر کی نماز جمع تاخیر کر کے عصر کے وقت میں ادا کی لی جائے۔

6۔ بہت ہی نادر حالات میں اگر آپریشن زیادہ لمبا ہو جائے حتیٰ کہ دونوں نمازوں کے وقت سے بھی تجاوز کر جائے مثلاً ظہر سے قبل شروع ہو اور مغرب کے بعد ختم، اور نماز کے لیے نکلنا ممکن نہ ہو تو پھر ڈاکٹر حسب حال نماز ادا کر لے۔

جی ہاں وہ دوران آپریشن ہی نماز ادا کرے گا نماز کے تکبیر کہہ کر سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ اور جتنا ممکن ہو سکے رکوع اور سجدہ میں اشارہ کرے، سجدہ رکوع سے نیچا ہونا چاہیے جس طرح میدان جہاد میں دشمن کے مقابلے لے لے معرکہ میں لڑنے والے کی ہوتی ہے، یا پھر دشمن کو پیچھے دھکیلنے یا دشمن سے بھاگنے کی حالت میں وہ اپنی حالت کے مطابق نماز ادا کرے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے دین میں ہم پر کوئی تنگی اور حرج نہیں رکھا۔

ان احکام کے دلائل ثابت اور موجود ہیں، اور اس میں اور اس کے حالات میں علماء کرام کے اقوال معروف اور کتب فقہ میں مندرج ہیں، جو مبارک شریعت اسلامیہ کی نرمی اور جدید و قدیم انسانی معاشرے کی ترقی اپنے اندر سمونے ہونے کی واضح دلیل ہے، یہ کوئی اچھنبے اور تعجب کی بات نہیں کیا یہ شریعت علیم و خبیر اور حکیم و حمید کی جانب سے نازل کردہ نہیں۔

آخر میں ہم عقلمند سائل کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ جلد از جلد دین اسلام قبول کر کے دین کی سعادت کو حاصل کر لیں، کیونکہ دین اسلام کی پیروی کرنے والے کے لیے دین اسلام دنیا و آخرت میں سعادت مندی کا ضامن ہے، اور ہر قسم کی مشکلات کا حل پیش کرتا ہے، ہم ہر قسم کی وضاحت کرنے کے لیے مکمل تیار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہی سیدھی راہ کی توفیق دینے والا ہے۔

واللہ اعلم۔